کے وقت ملامت کرکے یہہ بات کہی تہی کہ واہ تو جو ہیکل کا
ڈہانے والا اور تین دن مین بنانے والا ہے آپکو بچا اگر
تو خدا کا بیٹا ہی صلیب پر سے اوتر آ یوہنین سردار کاہنون نے
بھی ٹہٹہا مارکے کہا اس نے اورون کو بچایا پر آپ کو نہین
بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہی تو اب صلیب پر سے
اوتر آوے تو ہم اوسپر ایمان لاوینگے اوس نے خدا پر بہروسا
رکھا اگر وہ اوسکو چاہتا ہی تو وہ اب اوسکو چہوڑاوے
کیونکہ وہ کہتا تھا کہ مین خدا کا بیٹا ہون اسی طرح دو
چور بھی جو اوسکے ساتھہ صلیب پر کہینچے گئے تھے اوسے طعنہ
مارتے تھے دیکہو انجیل متی کا باب ۲۷ ورس ۳۹ - ۴۴
۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - تو حضرت مسیح پر لازم کیا فرض
تہا کہ کاہنون اور طعنہ مارنے والون کے درخواستون کو پورا
کرکے پھر صلیب پر جا چڑہتا حضرت مسیح بقول عیسایون کے
پہلے یہہ تمام دعوی کر چکے تھے کہ مین اسرائیل کا بادشاہون
خدا کا بیٹا ہون اسی واسطے یہودیون نے بوقت تصلیب مسیح سے
اس امر کی درخواست کی کہ اگر تو اسرائیل کا بادشاہ اور خدا
کا بیٹا ہے تو آپ کو بچا اور صلیب پر سے اوتر آ اور ساتھہ یہہ بھی
کہدیا کہ اگر تو ایسا کر دکھائے گا تو ہم تیرے پر ایمان لاوینگے
اگر معرف معاندین کی درخواست پر ہی معجزہ دکھایا جانا لازمی
اور ضروری امر ہے تو مسیح پر لازم تہا کہ یہودیون کے درخواستون
کو پورا کرتا حضرت محمد صاحب تو خدا کے غریب بندے تہے
مسیح تو بقول عیسایون کے نعوذ باللہ خدا کا اکلوتا بیٹا بلکہ
خود خدا تہا اوسپر تو بدرجہ اولی لازم تہا کہ یہودیون کے
درخواستون کو پورا کرکے دکہاتا مگر افسوس مسیح نے کچھہ بھی
توجہ نہ کی اگر ایسے وقت مین مسیح یہودیون کے درخواستین

اور سوالات پورا کرتا تو یقینا تمام اہل یہود ایمان لے آتے
کیون محقق صاحب اگر معاندین کی درخواست پر ہی نبیون
کو معجزات دکہانا ضروری ہے تو آپکے خدا کے اکلوتے بیٹے
نے کیون اعراض کیا اوسکی اختیارمین تو سب کچھہ تہا حضرت
جس مصلحت سے آپکی خدا کے بیٹے نے یہودیون کے درخواستون
کو پورا نہ کیا وہ ہی مصلحت آنحضرت نے اختیار کی اگر اوس
ضروری مصلحت کے اختیار کرنے سے آنحضرت کو طاقت معجزات
سے عاری سمجہا جا سکتا ہے تو خدا کے بیٹے کو بھی اوسی صف
مین داخل کرنا چاہئے کیونکہ اوسنے بھی باوجود معاندین کے
درخواست کے دکہانے معجزات مطلوبہ سے اعراض کیا۔

قولہ جائے غور ہی کہ انبیاء سابقین تو نشانیون سے اپنی اپنی
رسالت برخلاف منکرون کے ثابت کر گئے اور پھر اگر لوگون
نے اونکو قتل کیا تو یہہ لوگون کا بھاری گناہ ہی اور نیز وہ
رسول جعلسازی کے الزام کو معجزات سے دفع کر گئے مگر انکی
ایسا کر جانے سے محمد صاحب کی رسالت ثابت نہ ہوگی آپ پر
واجب تہا کہ اپنی رسالت کا ثبوت آپ پیش کرتے نہ کہ
اورون کی نشانیون کے مخالفت مین عذر ڈہونڈتے آپنے
کوئی ثبوت نہ دیا اور نہ اپنی جعلسازی کے الزام کو دور کیا
اسلئے وہ الزام آپ پر جیون کا تیون رہتا ہے اور اسلئے
آپکو نہ ماننے مین کچھہ گناہ نہین صرف یہہ کہدینا کہ اگلے
رسولون کے نشانیون کو لوگون نے نہین مانا اس لئے مین
نشانیان نہین دکہاتا حضرت کے رسالت کو باکرامت
ہرگز ثابت نہین کرتا یہہ باتین بنانے کے بجائے اگر کوئی نشانی
دکہا دیتے تو کیون لوگ کہتے کہ نشانی لا نشانی لا۔
پس آپ کے معجزات سے یہہ صریح انکار ہے۔

اقول ہم اوپر کے سطرون مین بالوضاحت بیان کر آئے ہین کہ آنحضرت نے طاقت معجزات سے انکار نہین کیا بلکہ معاندون کی شرارت اور معاندت کے باعث اور نبیون کے طرح اظہار تاثیرات طاقت معجزہ سے اعراض کیا ہے جو وجود ذات اور طاقت معجزہ کے منافی نہین محقق صاحب کیون جھوٹ بولتے ہو بہت نبیون نے معاندون کے درخواستون پر معجزات دکھانے سے اعراض کیا ہے حضرت عیسیٰ کے انکار پر انصاف سے نظر کیجئے حضرت مسیح نے فریسی اور صدوقیون کو صاف کہدیا کہ تمکو سوای یونس نبی کے معجزہ کے اور کوئی معجزہ نہین دکھایا جاویگا کیون جناب مسیح نے اورون کے نشانیون سے عذر کیا ہے یا نہین اگر آنحضرت کو صرف اس واسطے ماننا لازم نہین کہ اونہون نے معاندون کے درخواست پر مطلوبہ معجزہ نہین دکھایا تو پھر حضرت مسیح کو سب سے اول سلام کرنا چاہئے کیونکہ اونسنے بھی معاندون کے درخواستون کو نامنظور کیا ہے یہودیون نے بوقت تصلیب مسیح سے چلا چلا کر کہا کہ بابا ہمارے مطلوبہ معجزون مین سے کوئی معجزہ دکھلا مگر مسیح نے جواب تک نہ دیا چورون نے ٹھٹھے ماری اور معجزات طلب کئے مگر کیا مجال کہ مسیح اُف بھی کر جاوے کیا مسیح کے ان مطلوبہ معجزات کے نہ دکھانے کے سبب یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ معجزات کے دکھانے کی طاقت نہ رکھتا تھا کیون محقق صاحب آپ تو کہتے تھے کہ رسول معجزات کے جعلسازی کے الزام کو دفع کر گئے ہین رسول تو جدا رہے خدا بیٹے بھی پوری نہ اوترے یہود ہمیشہ سے مسیح کو جعلساز اور کافر اور جھوٹا کہتے تھے اسی واسطے اونہون نے صلیب دینے کے وقت مزید تحقیقات کے واسطے درخواست کی تھی کہ ہمارے مطلوبہ معجزات مین سے کوئی معجزہ دکھا مگر افسوس مسیح سے کچھ بھی نہ ہوسکا اپکی خیال کے موجب اگر یہود مسیح سے کوئی معجزہ دیکھتے تو اخیر وقت پر کیون چلا چلا کر کہتے کہ کوئی نشانی دکھا کوئی نشانی دکھا یہودیون نے یہان تک ایمان لانیکی پیروی اور خواہش کی کہ صلیب دینے کیوقت بھی درخواست کی کہ اگر ہماری مطلوبہ معجزات مین سے کوئی معجزہ دکھاوے تو ہم ایمان لے آوینگے مگر افسوس کہ مسیح سے کچھ بھی نہ ہوسکا اگر کہو کہ مسیح مین اون مطلوبہ معجزات کے دکھا دینے کی طاقت تو تھی مگر نہ دکھائے تو ہم کہینگے اسی طرح پر ہماری حضرت کی ذات مین طاقت تو تھی مگر نہ دکھائے جو وجہ اور مصلحت مسیح نے سوچی تھی وہ ہی وجہ ہماری حضرت کی مرکوز خاطر تھی محقق صاحب پر لازم ہے کہ ہمارے باتون کا جواب دیتے وقت اس مرحلہ کو خاص طور پر یاد رکھین۔

قولہ پھر سورت بنی اسرائیل رکوع ۶ - آیت ۹۱ مین اہل مکہ کے سامنے ویسا ہی عذر کیا ہے اور صاف کہا ہے کہ معجزے بند ہو گئے ہین اور ہم نے اوس سے موقوف کیین نشانیان سمجھی کہ اگلون نے اونکو جھٹلایا یہان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت خود ہی کہے ہین کہ مجھپر نشانیان اسلئے بند ہو گئے ہین کہ اگلون نے رسولون کے نشانیون کو جھٹلایا یہ کیسا پوچ عذر ہے اگر اون کے باپ دادون نے ایسا کیا تھا مگر انکی اولاد محمد صاحب سے کہتی ہے کہ ہم مانینگے تو نشانی دکھا اب خواہ لوگ معجزہ دیکھکر پھر بھی نہ مانتے تو بھی اونکا گناہ تو ثابت ہوجاتا مگر اس حال مین تو وہ بری اور عذر پذیر معلوم ہوتے ہین ایسون کو حضرت کا منکر وغیرہ کہنا

زیب نہین دیتا-

اقول محقق صاحب نے جس آیت سے آنحضرت کی ذات
مین طاقت معجزات کا نہونا ثابت کرنا چاہا ہے- وہ یہہ
ہے کہ "ما منعنا ان نرسل بالآیاتِ الا ان کذب بہا الاولون
وآتینا ثمود الناقۃ مبصرۃً فظلموا بہا وما نرسل بالآیات
الا تخویفاً- یعنے اور ہم نے اوس سے موقوف کیین نشانیان
بھیجنی کہ اگلون نے اونکو جھٹلایا اور ہم نے وہی ثمود کو اونٹنی
سوجھانے کو پھر اوسکا حق نہ مانا اور نشانیان ہم بھیجتے ہین سو
ڈرانے کو- اس آیت مین اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے
کہ ہمنے اون خاص نشانیون کو جنکو اہل یہود عناد سے
طلب کرتے ہین محمدؐ سے موقوف کردیا اس واسطے کہ وہ
ہی نشانیان پہلے نبیون کی معرفت دی گئین تھین مگر
لوگون نے شرارت کے باعث اونکی تکذیب کی لفظ
ما منعنا سے یہہ مراد نہین کہ کل نشانیان موقوف کی
گئین بلکہ صرف یہہ مراد ہے کہ یہودیون کے مطلوبہ نشانیون
کے بابت محمد صاحب کو کہا گیا کہ اونکے دکھانیکی کچھ ضرورت
نہین اگلی آیت اس پر صاف طور پر شاہد اور گواہ ہے
اوسمین خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے کہ نشانیان صرف اس
واسطے دی جاتی ہین کہ لوگ ڈرین نکہ آزمایش اور دق
کرنے کے واسطے جب لوگ ڈرتے نہین تو پھر نشانیون
کیا فائدہ محقق صاحب نے لفظ ما منعنا سے استدلال کیا
ہے کہ حضرت کے ہاتھہ پر نشانیون کا ظاہر ہونا بند ہو گیا
اگر طرز عبارت اور پچھلے اگلے آیتون پر نظر کرتے تو ایسا
دھوکا نہ کھاتے جناب محقق صاحب اس آیت مین معجزات خاصہ
کی نفی ہے جنکو یہود اور کفار از راہ عناد اور شرارت طلب

کرتے تھے کیونکہ اس آیت کے یہہ معنے ہین کہ نہین منع
کیا ہمکو اس بات سے کہ بھیجین ہم اون نشانیون کو مگر یہہ
کہ جھٹلایا پہلے لوگون نے آیت مذکور مین لفظ الآیات
پر الف لام عہد کا ہے اوس سے مراد معجزات خاصہ
ہین یعنے وہ معجزے جو کفار از راہ عناد اور شرارت طلب
کرتے تھے کلام عرب مین الف لام عہد کے واسطے
موضوع ہے جس موقعہ پر یہہ لفظ استعمال کیا جاویگا
وہان سب سے اول شئی مشہود مراد لیجاویگی یعنے ایک شئی
معین اور کفار نے معجزات کو بہ نظر احقاق حق خاص اور
معین نہین کیا تھا بلکہ از راہِ عناد اور ضد اور نبیون
کا طریق مستمرہ ہے کہ معاندون کی درخواست کو قبول
نہین کرتے ای حضرت محقق صاحب سردار کاہنون اور اور
فردوسی صدوقیون نے بھی تو حضرت مسیح سے یہی درخواست
کی تھی کہ کوئی نشانی دکھا ہم ایمان لاوینگے اوس نے کیون
انکار کردیا کیا اس صورت مین سردار کاہن اور صدوقی بری
اور حضرت مسیح زیر نہ قرار دئی جاوینگے اگر حضرت مسیح کوئی
نشانی دکھا دیتے تو اوسکا ماننا نہ ماننا انکی گردن پر رہتا
کیون جناب سردار کاہنون اور صدوقیون کو حضرت مسیح
کا منکر اور نافرمان بردار کہنا زیبا ہے ہرگز نہین اون
بیچارون کا کیا قصور ہے اونھون نے تو بار بار کہا کہ کوئی
نشانی دکھاؤ مگر مسیح نے کچھہ نہ دکھایا- اب اونکی ذمہ کیا ہے
اگر کہو کہ یہہ لوگ پہلے معجزات دیکھہ چکے تھے تو ہم کہتے ہین
کہ اگر پہلے دیکھہ چکے ہوتے تو یہہ کیون کہتے کہ اگر کوئی
نشانی دکھاؤ تو ہم تجھپر ایمان لاوینگے جب وہ ایمان لانے
کو مستعد اور تیار تھے تو نشانیان دیکھہ کر کیون نہ ایمان

لاتے اون لوگون کا مسیح سے معجزات طلب کرنا اس
امر کی ایک پختہ دلیل ہے کہ انہون نے پہلے اسکے مسیح سے
کوئی معجزہ بھی نہ دیکھا تھا اور اگر کہو کہ باوجود
دیکھنے معجزات کے اشخاص مذکور عناد سے دوبارہ
معجزات طلب کرتے تھے تو یہہ عرض ہے کہ اسی طرح پر کفار
عرب اور معاندین آنحضرت سے معجزات دیکھکر مکرر اور سہ کرر
ازراہ عناد اور شرارت معجزات طلب کرتے تھے۔

قولہ پھر سورت مذکور کی رکوع ۱۰ مین لکھا ہے اور بولے
ہم نہ مانینگے تیرا کہا جب تک تو ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہو جاوے تیرے واسطے ایک
باغ کھجور اور انگور کا پھر بہائے تو اوسکے بیچ نہرین چلاکر
یا گرادے آسمان ہم پر جیسا کہا کرتا ہے تکڑے تکڑے یا لے
آئے اللہ کو اور فرشتون کو ضامن یا ہو جاوے تجھکو ایک گھر
سترا یا چڑھ جاوے تو آسمان مین **عذر نمبر ۳۵** کرتے
ہین تو کہہ سبحان اللہ مین کون ہون مگر ایک آدمی ہون
بھیجا ہوا۔ یہان بھی اپنے تئین عاجز بتلاتے ہین لوگ
معجزون کے نام لیکر معجزہ طلب کرتے ہین کہ فلان معجزہ دکھا
دہ نہین تو دوسرا دوسرا نہین تو تیسرا مگر آپ صاف ہی
انکار کرتے ہین اور اپنے تئین اون کامون کے لایق یا قابل
نہین جانتے جو لوگ اون سے طلب کرتے ہین۔

اقول محقق صاحب نے جن آیتون کا ترجمہ کیا ہے وہ یہہ
ہین۔ وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا
او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا
تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ
والملائکۃ قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او

ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا
نقرؤہ قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا۔ ان آیات
مین خداوند کریم نے کفار عرب کی اون معاندانہ باتون کا
نمبروار ذکر کیا ہے کہ جو آن حضرت کے سامنے معاندت کی راہ سے
پیش کی جاتی تھین ان باتون کے پیش کرنے سے کفار
عرب کو احقاق حق منظور نہ تھا بلکہ ایک معاندانہ آزمایش
چنانچہ یہہ بات ان آیتون کی پہلی آیت ولقد صرفنا للناس
فی ہذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا۔
سے صاف طور پر ثابت ہوتی ہے آیت مذکور مین خداوند
کریم ارشاد فرماتا ہے "ہم نے لوگون کو طرح طرح سے
سمجھایا اس قرآن مین ہر ایک قسم کی مثال دیکر مگر باوجود
اسکے اکثر لوگون نے ازراہ کفر اور ناشکری انکار کیا۔"
آیات مذکور مین خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے کہ کفار نے
ازراہ عناد محمد صاحب سے مندرجہ ذیل باتون کا آزمایش
معاندانہ کے طور پر پورا کرنا چاہا۔

پہلی یہہ کہ ہم اوس وقت تک ہرگز ایمان نہ لائینگے
کہ جب تک تم مین سے ہمارے واسطے کوئی چشمہ نہ نکالے۔
دوسری یہہ کہ لگ جاوے تیرے واسطے باغ کھجور اور انگور کا
تیسری یہہ کہ اوسمین نہرین بھی جاری ہون۔
چوتھی یہہ کہ آسمان ہم پر گرادے۔
پانچوین یہہ کہ لے آوے اللہ اور فرشتون کو ضامن
یعنے مقابل۔
چھٹی یہہ کہ تیرے واسطے ایک شہر اگھر بن جاوے۔
ساتوین یہہ کہ چڑھ جاوے تو آسمان پر اور تیرے آسمان
پر چڑھ جانے کا ہم اوس وقت اعتبار اور یقین کرینگے

کہ جب تو آسمان سے ایک کتاب لاوے کہ ہم اوسکو پڑہین
ناظرین اخبار انصاف فرماوین کہ ان سات باتون کا کفار
عرب محض معاندانہ آزمایش اور ذاتی کاوش سے آنحضرت
سے سوال کرتے تھے یا انکو احقاق حق منظور تھا منصف
لوگ بلاشک کفار عرب کی درخواستون کی حالت اور طرز
سے سمجھ جاوین گے کہ اونکو اصلا احقاق حق منظور نہین تہی
محض معاندانہ آزمایش منظور تہی جہالت اور حماقت سے کفار
عرب کے دل مین یہہ بات مرکوز تھی کہ جو شخص رسالت یا نبوت کا مدعی
ہو وہ اپنی اختیارات سے سب کچہہ دکھا سکتا ہی یہہ خیال
اس واسطے اونکی مجہول طبیعتون مین جم گیا تھا کہ وہ اپنے
بتون اور دیوتون کو محض مختار اور کارساز خیال کرتے
تھے اور جانتے تھے کہ اونکو خدا کی مانند قدرت اور کامل اختیار
حاصل ہے جیسا کہ قرآن مجید کی سورت النحل مین وارد ہی -
افبالباطل یومنون وبنعمت اللہ ہم یکفرون یعنے کفار
بتون کا احسان مانتے ہین اور خدا کی فضل کو نہین مانتے
چونکہ کفار عرب کے دلون اور طبیعتون مین کفر اور ارتداد کو
زور تھا اس واسطے اونکی درخواستین اور سوالات بھی
معاندانہ اور کفریات سے تھین اونکا یہہ سوال کہ فرشتون
اور خدا کو ہمارے مقابلہ مین لاو اونکی ارتداد اور کفر اور ضد اور
معاندت اور دہریہ پن کو بخوبی ثابت کرتا ہے کیا یہہ کوئی
احقاق حق کا طریق ہے کہ نبی یا رسول کو کہا جاوے کہ فرشتون
اور خدا کو ہمارے مقابلہ مین لا نعوذ باللہ یہہ باتین تو
پرلے درجہ کی ارتداد اور کفر کی ہین وہ کون نبی ہے کہ جو کفار
کے ایسی معاندانہ سوالات اور درخواستون کو پورا
کر دکھائے حضرت موسی علیہ السلام سے بھی لوگون نے یہی سوال
کیا تھا کہ ہمکو ظاہر مین اپنا رب دکھا جیسا کہ قرآن مجید کے
سورۃ البقر پارہ اول مین مرقوم ہے لن نومن لک حتی
نرا اللہ جہرۃ - آنحضرت نے کفار عرب کے ایسے کفریات کو
سنکر کیا حلم اور حکمت سے جواب دیا کہ سبحان اللہ مین
کون ہون مگر ایک آدمی بھیجا ہوا - یعنے تم جو اپنی مرتدانہ
اعتقادات کی رو سے مجہکو محض مختار اور قدرت والا سمجہکر
یہہ درخواستین اور سوالات کرتے ہو کہ تو آسمان پر چڑہ جا
اور فرشتون اور خدا کو ہمارے مقابلہ مین لا یہہ بالکل
کفر اور ارتداد ہے ایک بشر کی کیا طاقت ہے کہ خدا
کو تمہارے مقابلہ مین لاوے خدا کوئی انسان نہین کہ تمہارے
مقابلہ مین آجاوے اوسکو تو کوئی آنکہہ دیکہہ نہین سکتی
خداوند کریم ایسی باتون سے پاک ہے - لاتدرکہ الابصار
وہو یدرک الابصار وہو اللطیف الخبیر - سورت انعام -
حضرت پر کیا موقوف ہے اس قسم کے مرتدانہ اور آزمایشی
سوالات اور درخواستون کے پورا کرنے سے ہر ایک نبی اور
رسول نے صاف انکار کیا جب موسی کی قوم نے موسی سے
یہہ سوال کیا کہ ہم اوس وقت تک ایمان نہ لاوینگے جب تک
خدا کو ظاہر مین نہ دکھاوے تو کیا موسی نے خداوند کریم کو ظاہر
مین دکھا دیا اگر ایسے باتون کے پورا نہ کرنے سے نبیون کو
محقق صاحب معجزات سے عاری اور عاجز سمجہتے ہین تو پھر
فیصلہ ہی پاک ہے آنحضرت پر کیا موقوف ہے سارے ہی رسول
اور نبی اس سلسلہ مین آجاوینگے انجیل متی کے باب ۴
ورس ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ - ۶ - ۷ مین لکہا ہی کہ شیطان
نے مسیح کو آزمایش کے طور پر کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو
کہہ کہ یہہ پتھر روٹی بن جاوین - + باقی آیندہ -

مطبع مجرائی سلام مطبوعہ میان محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +

اجا چھ نزہت از بس روشن		زد گشت دلیل حق مبرہن ہر تن		اعجاز نوشت بہر این سال جدید		منشور محمدی است جاوید حسین ع	۱۲

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بنام		با خاتم و مہر آمدہ منشور محمد		توریت بلا توریہ انجیل تجیل		گویان صفت و سیرت ہر در محمد	

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۵ وین ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

التماس یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تحمید و صلوے چہتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدائی — جو خسرو کشور بقائی
عالم ہے قدیر ہے احد ہے — سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اتھارہ ہزار عالم اوس کے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالے — محبوب حسریم لایزالی
وہ سیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز بین کی ہے
افعال حسریم لایزالی — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہے ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب اتمام

ای صل علے رسول امجد — سردار پیمبران محمد
جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — ارایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے
ای خامہ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار — نظرون سے گرے جہانکے اجزار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر — ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہی بقلب زار و ناشاد — منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف — بے شبہی افسر صحایف
عمدہ جزرین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون
سال و مہ و روز و شب الٰہی — ہو اسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہی کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰ر ہے - غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین پرچے انکے نام روانہ کئے جائینگے -

ہدایت الٰہی اسکو کہتے ہین

مکرم بندہ صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی سلامت - تسلیم - حضرت ایک خوش خبری سناتا ہون - سچے دین کے تاثیر کا جوہر ایک متلاشی حق کے دل پر ہوتی ہے حال بتلاتا ہون - ذرا انصاف سے دیکھئے کہ دین پولوسی کے پیرو کاس کالے گورے (پادر) مالدار انگریزون کے تصدق مین کیا کیا ڈھونگ لوگون کے دلون کو اپنے طرف رجوع کرنیکے واسطے بناتے ہین - کیسے کیسے سانگ دکھاتے ہین -

اول ہی اول وعظ کے کوچون مین تہرائی - خوب تماشا مین بسا رپسا رسونہ پھاڑ پھاڑ منادی کی جب کوئی رجوع نہوا تو مفت مین ہزارہون روپیہ کی کتابین باٹنے شروع کین جگہ بجگہ لنڈن - اسکاٹ لینڈ - ڈبلن - ملک امریکا و ہندوستان کے شہرون مین ٹراکٹ سوسیٹی کے نام سے پریس جاری کئے جنمین ہزارہون جلدین عہد عتیق و عہد جدید کی اور لاکھون ہی اجلاد چھوٹے موٹے رسالون کی چھاپ چھاپ کر مفت مین ہر کس و ناکس کو تقسیم کرنی شروع کی - کیونکہ کرتے انکا گرہ سے کیا خرچ ہوتا ہی روپیہ تو بیچارے دیندار انگریزون کا صرف ہوتا ہے جو ساری عمر تجارت یا کالی کوسون مین نوکری کے ذریعہ سے کماتے ہین یہہ حضرات تو مال مفت دل بیرحم خوب ہی اوڑاتے ہین - اسپر بھی کوئی رجوع نہین ہوا - بلکہ کلام الٰہی سے ان پولوسی کے بدولت بت پرستون اور بدھیون نے دبر پونچنا شروع کیا یا دوائیون کی پوریہن بند ہوائین تب ان جہا پرسون نے مدرسے جاری کئے انگریزی - فارسی - اردو - ہندی - عربی وغیرہ وغیرہ کے اسکول گاؤن قصبون شہرون مین جاری کئے - جہان پولوسی دین کی تعلیم علمی تعلیم کی تہ کے آڑ مین پہیلانی شروع کی اور چارون چہارون تک کو داخل اسکول کر لیا تو بھی تائین - تائین فش ایک بھی رجوع نہین ہوا تب ہمارے دوستون نے یہہ سوانگ کھڑا کیا کہ گورنمنٹ سے لاوارث بچون کی پرورش کرنے کا حکم لیا - اب دیکھئے درخواست اور اقرار تو ہمارے ہاردن کا سرکار مین یہہ ہے کہ کسی لاوارث بچہ کی مذہب مین مداخلت نہ کیجائیگی - کہانا کپڑا دیا جائیگا اور معمولی تعلیم بھی ہوتی رہیگی - مگر برخلاف اس وعدہ کے مشن ارفن (لاوارث یا یتیم بچون کا مدرسہ) اسکول مین کارروائی یہہ ہوتی ہے کہ جہان یتیم لڑکا مشن مین داخل ہوا اول تو جاتے ہی قیدیون کی سی وردی اوسکو کرانی فاشن کے پاد ری صاحب پہنا دیتے ہین گول ٹوپی - گہ یا م دالا قمیص پاتلون یا کوٹ پتلون کا یا واجس سے خواہ مخواہ کرانی معلوم ہو - یہہ کر ظلم یہہ کہ اول روز ہی اوس لڑکے کو کوئی اپنی

بنا دیا جاتا ہے خواہ وہ برہمن یا سیدھی کا بچہ ہو اوسی
ہندی بیچ سے اوسکو بھی کہا ملتا ہے جسمین چوہڑی
چمار اہیری دھانک بھنگی ساتون قوم گچھ لیتے ہین اور اونہین
برتنون کا پانی پلایا جاتا ہے جنمین چوہڑی اور ذلیل قسم کے شودر
پیتے ہین - پھر ساری کرانی کو نذرون کے ساتھ اوسکو بھی دیدی
دین پولوسی کی تعلیم دیجاتی ہے - عقاید نامہ مسیحی - گیت
مسیحی - انجیل - اور دنمین تین مرتبہ نماز مسیحی اوسکو بتلائی
جاتی ہے - غرضکہ داخل ہوتے ہی گپ شپ مجال ہے کہ
لڑکا نماز نہ پڑہے - یا انجیل یاد نکرے - ایکتو بیہوشی ہی
سے اس بچہ کو کرانیون اور چوڑہون کے ساتھ کہانے پینے پر
مجبور کرنا - دوسرے دن مین تین مرتبہ زبردستی مسیح عیسائی بنانا
پڑہوانا - تیسرے اوٹھتے بیٹھتے دین مسیحی کی تعلیم دینا -
چوتھے جو ایسے ہی لاوارث بچے عیسائی ہو گئے ہین انکا
ہر وقت اس وارد کو مسیح بپتسما پانے کی ترغیب دینا - اب
کہئے لاوارث بچہ ہوش سنبھالتے ہی عیسائی ہوگا یا نہین -
ضرور - اب کہان گیا پادری صاحب کا یہہ فرمانا کہ ہم جبرًا
کسی کو عیسائی نہین کرتے - مذکور طریقہ صاف بتلا رہا ہے
کہ پادری صاحبان شکار کھیلتے ہین - ہم تو اون وقت
پادری صاحب کی راست بازی کا یقین کرین جبکہ وہ لاوارث
بچون کو جب تک وہ بالغ نہون اونہین کے قوم و مذہب
کی سپردگی مین جسمین وہ پیدا ہون رکھا جائے اور پھر دین
مسیحی کی تعلیم و گیتون وغیرہ کا لقا نہوا کرے پھر سب کے
ہندی مین بلا رضامندی کسی لڑکے کو نہ کہلایا پلایا جائے
بلکہ مسلمان کو مسلمان ہندو کو ہندو اور جس کے
ہاتھ کا کہانا کہلایا جائے اور عام علم کی تعلیم دیجائے جیسے کہ
مدرسون مین دیجاتی ہے پھر بھی وہ ہوش سنبھال کر خوشی
سے مسیحی دین کو قبول کرین تو ایسا فعل اونکا بیشک صداقت
کے ساتھ ہوگا - مگر ہمنے تو آجتک کہین ایسی کارروائی نہین
دیکھی بلکہ وہی کارگزاری ہوتی ہے جسکا ذکر اوپر ہمنے کیا
ایسی صورت مین ملک اور قوم پر تو سیکڑون معصوم بچون
کے ایمان بگڑنیکا گناہ ہی ہے مگر سرکار بھی اس الزام سے بری
نہین ہو سکتے - کیونکہ اس کارروائی سے گویا سرکار خود
اپنے معصوم رعایا کو بگاڑنے کے واسطے پادریون کے حوالہ
کرتے ہین - قصہ کوتاہ اس فن سے بھی ہمارے بھائیون کو
پوری کامیابی نہین ہوی وہی چور ہے چمار اکال کے ماری
دو چار شامل دین پولوسی ہوے بھلا آدمی ایک بھی نہین -
ہار کر ہمارے بھائیون نے مکتی فوج بنائی - چونکہ ہندوستانی
باجا گاجا اور کہیل تماشہ کو بہت پسند کرتے ہین لہذا
حضرات پوا اور بھی دور کی کوڑی لائے - ڈہول ترم
تاشہ وغیرہ ہمراہ لیکر ناچتے کودتے نکلے اور ہمراہ خوبصورت
پریزادون کی بھی لیا - یہہ سب سے بڑہکر دام ہے جسمین ہاروت
و ماروت جیسے دانشمند فرشتے اور لوط جیسے نبی پھنس گئے
اس موقع پر پادریون نے پورہ یقین کیا کہ اس مرتبہ ضرور
ہندوستانی پھنسین گے مگر چنر سے یہہ وار بھی خالی گیا
حتی کہ چار مہینہ سے مکتی فوج ہند مین وارد ہے تسپر بھی
ایک بھنگا بھی رجوع نہوا - بلکہ اور مسخریون مین لوگون نے
اس سوانگ کو اور بڑہایا - حکام نے سزائین دین مگر یہہ
بیسری شیران باتون سے کب ڈرتے ہین ؎ شرم چہ الخ
اسکے علاوہ کنواری لیڈیون کا شہر بشہر مستورات کے
پتہ نے کو مقرر کرنا - تصویرین بنانا وغیرہ وغیرہ ہمنے

ہونگے ہمارے بھائیون نے کمر ی کسنے مگر کامیابی معلوم
اب ذرا پاوری صاحبون کے مقابلہ مین دین اسلام والون کی
حالت بھی دیکھی جاے یہہ بیچارے روٹیون ہی کے فکر سے سبکدوش
نہین ہوتے ہونگے تو کیسا چسپر یہہ حالت ہی کہ آفتاب صداقت
کے کرنون کی روشنی مین ہزارون بندگان خدا چلنے کو تیار
ہین اور جوق در جوق بنا بلائے اس سچی دین کے قبول
کرنے کو چلے آتی ہین چنانچہ بدایون امرتسر- لاہور -
سہارنپور- کلکتہ- بمبئی وغیرہ شہرون مین پچھلے ایک
مہینہ مین تیس ہندو اور کرانی فضل مولا سے مسلمان
ہوے اور پرسون چار ہندو اور ایک عیسائی خاص میرے
ہاتھہ دین اسلام کا غسل پاکر مشرف باسلام ہوے جنکی عجیب
غریب کیفیت آیندہ لکھونگا- راقم محمد مراد علی از اجمیر-

خط

سوال ۱ حضرت ہاجرہ والدہ حضرت اسمعیل کسکے بیٹی
تھین اور کہان کے رہنے والے تھین اور حضرت ابراہیم کے
زوجیت مین کسطرح سے داخل ہوئین-

سوال ۲ توریت مقدس مین حضرت ہاجرہ کو سایرہ
کی لونڈی لکھا ہوا ہے پس حضرت ہاجرہ سایرہ کی کنیزک
مین کسطرح سے داخل ہوین-

سوال ۳ خاندان کنیزک مین نبی پیدا ہوسکتا ہے یا نہین

جواب سفر الیسار جو یہودیون کی معتبر تاریخ ہے
اوسمین مندرج ہے کہ شہر بابل دار السلطنت نمرود مین
ایک حکیم حاذق ہنرمند ذکی الطبع جو علوم صناعت وغیرہ
مین کمال رکھتا تھا رہتا تھا نام اوسکا رقیون تھا باعث
منصبی کے وہ مصر مین پہونچا اوسکی لیاقت و حذاقت تمام
مصر مین مشہور ہوی رفتہ رفتہ بادشاہ مصر کے اراکین
سلطنت مین داخل ہوا بالآخر بعد چندے وہ خود ہی مصر کا
بادشاہ ہوگیا یہہ پہلا شخص ہے جسکا لقب فرعون مصر مین
مشہور ہوا- اسیکے زمانہ بادشاہت مین حضرت ابراہیم
مع اپنے اہل بیت کے بزمانہ قحط بخیال اسکے کہ ہم اور وہ
ہم ملکی و ہم خاندانی ہین مصر مین تشریف لے گئے- رقیون کے
ملازمون نے حضرت ابراہیم کی بی بی سایرہ کی حسن کی تعریف
رقیون کے روبرو بیان کرکے سایرہ کو زبردستی اوسکے محل
مین داخل کردیا اور حضرت ابراہیم نے بخوف جان سایرہ کو
اپنی بہن وہان پر بیان کیا تھا بعد اُس کے وہ کل باتین
وہان پر حضرت ابراہیم کو پیش آئین جسکا ذکر کتاب پیدایش
باب ۱۲ مین مندرج ہے غرض کہ جب فرعون پر زوجیت سایرہ
کے ساتھ ابراہیم کے ظاہر ہوا تو اُسنے ابراہیم کو بعزت تمام
اپنے ملک سے رخصت کیا اور وقت رخصت کے اپنے بیٹی
ہاغار نامی کو جسکا ٹھیک ترجمہ بزبان عربی ہاجرہ ہے حضرت
ابراہیم کیخدمت مین پیش کرکے بزبان انکسار مستدعی ہوا
کہ اس لونڈی کو آپ اپنی خدمت مین داخل فرمائیے اور
سایرہ کے خدمت مین یہہ عرض ہے کہ اسکو اپنا خادمہ تصور
فرماکر اپنی خدمت سے سرفراز فرمائینگے چنانچہ حضرت ابراہیم
و سایرہ نے رقیون کے اس عرض کو قبول فرماکر مصر سے رخصت
ہوی اور ربی سلومو اسحاق نے پیدایش سنہ ۱۶ باب کے
پہلے ورس کی تارگم مین لکھتا ہے کہ وہ یعنے ہاجرہ فرعون
کی بیٹی تھی جب دیکھا اون کرامات کو جو بوجہ سایرہ واقع
ہوین تو کہا بہتر ہے کہ میری بیٹی خادمہ ہوکر ابراہیم کیخدمت
مین رہی اوس سے کہ دوسرے گھر مین ملکہ بنی فقط-

پس عبارت مذکورہ بالا سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ
حضرت ہاجرہ کے باپ کا نام رقیون تھا اور یہ مصر کا
بادشاہ تھا اور ہاجرہ بادشاہزادی تھین لیکن کسی تاریخ
سے یہہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ ہاجرہ کی زادبوم بابل ہے
یا مصر اور اپنے باپ کے وقت مفلسی مین پیدا ہوی تھین
یا زمانہ بادشاہت مین۔

جواب دوم اصل عبارت عبری کتاب مقدس مین
وہ لفظ جسکے معنے لونڈی کے بیان کئے گئے ہین امہ ہے
بیشک لغوی معنے اس لفظ کے خادمہ ہے مگر استعمال مین
یہہ لفظ اوس عورت کی شان مین مستعمل ہوتا ہے جو کسی
کے زوجیت مین موافق طریقہ عقد مروجہ اوس زمانہ کے
داخل ہوی ہو چنانچہ ربی سلومو اسحاق نے کتاب پیدایش
باب ۱۶ - ۱ - مین اسی معنی کو اختیار کیا ہے ہان حضرت
سایرہ نے جو اس لفظ امہ سے ہاجرہ کو یاد فرمایا ہے وہ
بیشک اس لحاظ سے تھا جو رقیون نے بنظر تعلیم و شفقت بہ شان
حضرت ہاجرہ حضرت سایرہ سے بزبان انکے عرض کیا تھا
جیسا کہ سوال اول کے جواب مین تحریر ہو چکا ہے اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا یہہ دستور تھا کہ لونڈی بچہ
میراث نہین پاتے تھے چنانچہ اسی وجہ سے لیا اور راخیل نے
اپنے شوہر یعقوب سے کہا کہ اب ہمارے لئے اپنے باپ کے گھر
مین کچھ حق میراث نہین ہے کیا ہم اجنبیہ مین شمار نہین
کئے گئے - کیونکہ ہمارے باپ نے ہمین بیچڈالا اور قیمت بھی
کھا گیا پیدایش باب ۳۱ - ۱۴ و ۱۵ - اور یہان برخلاف
اسکے ہے اس لئے کہ جب حضرت ابراہیم نے خدا سے عرض کیا تھا کہ
میرے گھر کا مختار میرے بعد دمشقی الیعازر ہوگا اور میرا
خانہ زاد میرا وارث ہوگا تب خدا نے فرمایا کہ نہین بلکہ جو
تیری صلب سے پیدا ہوگا وہ تیرا وارث ہوگا چنانچہ اسحاق
کے بعد ہی اس فرمان کے مستحق حضرت اسمٰعیل پیدا ہوے
اور اگر اس وعدہ کے مستحق اسحاق قرار دئی جاوین تو سوال
ہوگا کہ وجہ تخصیص کی اس مقام پر ساتھ اسحاق کے کیا ہی
کیا حضرت اسمعیل ابراہیم کے صلب سے نہین ہین اگر آپ کے
صلب سے انکار کیا جاوے تو خدا نے جو یہہ کہا ہے کہ اسمٰعیل تیری
نسل مین ہی غلط ہوگا بلکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ سایرہ نے اسی
خوف سے تو حضرت ابراہیم سے یہہ کہا تھا کہ ہاجرہ کا بیٹا
ہمارے بیٹے کے ساتھ وارث نہوگا کیونکہ جب سایرہ اسمٰعیل
کو مستحق وراثت جانتے ہین جب تو اسمعیل کے دور کرنیکی
فکر مین تھین پس اس فقہے مسئلے سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ
اسمعیل لونڈی بچہ نہین تھے اور اگر ہوتے تو خدا یہہ نہین
کہتا کہ تیرا وارث تیری صلب کا ہوگا اور اسی خیال سے تو
ابراہیم نے قطورہ کی اولاد کو بخیال اسکے کہ یہہ لونڈی بچہ
ہین اپنی زندگی ہی مین کچھہ دیکر اپنے سے الگ کر دیا تھا
اور یہہ بات حضرت اسمعیل کے شان مین نہین معلوم ہوتی ہی
کیونکہ حضرت ابراہیم کے تجہیز و تکفین مین حضرت اسمعیل
برابر حضرت اسحاق کے ساتھ تھے اور حرمون کی اولاد
شریک تھی پس معترضان اسلام کا ہاجرہ زوجہ ابراہیم کے حق
مین ایسا خیال کرنا محض غلط ہے اور یہہ خلاف تہذیب ہے
کہ ایسے اولوالعزم نبی کے بی بی کے شان مین ایسا خیال
کرین مادری اسکے نسب نامہ حضرت عیسیٰ نوشتہ متی مین چار
عورتون تامر اور راحب و روت اور اوریاہ کی زوجہ کا نام
درج ہے اسمین ایک یہہ امر قابل غور ہے کہ یہہ نام جسکا

ام اس نسب نامہ مین درج ہے وہ زوجہ عیبر ابن یہود ا
ابن یعقوب ابن اسحاق ابن حضرت ابراہیم ہے یہہ وہی
تامر ہی جسنے یہود اسے زنا کرایا تھا اور فارس اسے زانیہ
عورت کا لڑکا یہودا کے نطفہ بد سے پیدا ہوا ہی اور اسی
فارس کے نسل مین حضرت عیسی داخل ہین اسکا لحاظ تو ہمارے
پادری صاحبون کو مطلق نہین ہے اور حضرت ہاجرہ کا
لونڈی ہونا باعث طعن ہے راحب وہ عورت ہی جو مدت
دراز تک فاحشہ تھی اور بعد فتح شہر یزبحو کے سومنہ مین شمار
کی گئی اس امر کا تو ہمارے بھائی پادریون کو کچھہ بھی خیال
نہین اور حضرت ہاجرہ کا لونڈی ہونا باعث ننگ اسلام
متصور ہے روت ایک وہ موالی عورت زوجہ کلیون ابن
ابی ملک ہے جو بعز کے پلنگ پر بناؤ سنگار کر کے جسے بعز نے
بارہا لفظ بیبی سے یاد کیا ہے تمام رات پڑی رہی اور بعد
اوسکے بعز کے زوجیت مین داخل ہوی اس طرف تو پادری
صاحب کبھی بھولے سے بھی اپنے خیال کو رجوع نہین کرتے
ہونگے اور ہاجرہ کے اثبات کنیزک پر جان دیتے ہوئے ہین -
زوجہ اوریاہ بموجب نوشتہ عہد عتیق موجودہ فی زمانناوہ
عورت ہی جو اپنے شوہر کے قتل کا باعث ہوئے اور حضرت
داؤد سے زنا کرایا یہہ تو پادری صاحب کو بھی نہوگا اور حضرت
ہاجرہ کا لونڈی پن انکے وخلایف مین داخل ہے بوالعجب
ثم العجب -

جواب ۳ - اس تیسرے سوال کے جواب مین ہم صرف
اسیقدر لکھنا چاہتے ہین کہ جب تامر اور روت اور راحب زوجہ
اوریاہ کے اولاد بنی پیدا ہون تو لونڈی نے کیا قصور کیا ہے -
حضرت ہاجرہ کا مرتبہ ان چار عورتون سے کہین افضل ہے ع

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا فقط -

خاکپای ارباب محققین خادم ازلی جماعت مسلمین عاصی
مطلق ضیاء الحق پشنہ -

بگلر میجر مکتی فوج

اب ہم اپنے مہربان میجر بگلر صاحب بہادر کے خدمت والا
درجت مین ایک عیسائی بہائے کے لئے اور سفارش کرتے
ہین کہ صاحب ممدوح بگلر میجر کا عہدہ اوسکو عطا فرما
مشنریون کو مشکور فرماوین اگرچہ اس عہدہ کے واسطے بہت
درخواست اور اسناد ہمارے پاس متواتر پہونچے مگر مسمی
اللہ بخش صاحب کے اسناد سب سے عمدہ اور لایق اس عہدہ کے
معلوم ہوتے ہین چنانچہ خلاصہ اون اسناد کا واسطے ملاحظہ
ناظرین اور افسران مکتی فوج کے ذیل مین قلمبند کیا جاتا ہے
اللہ بخش عیسائی چوری چکاری مین ہندوستان کے چورون
مین نمبر اول ہے اسکا باپ صوبہ دار ہے جو نہایت بھلا
مانس آدمی ہے اللہ بخش نے تمام اکہ مشنریون کے پاس روپیہ
مفت کثرت سے موجود رہتا ہے اس نیت سے وہ پہلے
پہل ہر ایک مشن مین گھس کر متلاشی بن جایا کرتا ہی -
بالفرض اگر متلاشی پن مین مال ہاتھ لگ گیا تو چلتا دہندا
کیا ورنہ اس داؤ گھات مین اصطباغ لیکر پادری صاحب کے
دل مین خوب جگہہ کر لیا کرتا ہے - علی ہذا فیروزپور سے
مال اوڑا کر جالندہر مین آیا وہان سے ہاتھ رنگ کر امرتسر
مین پہونچا وہان اوسنے ایک پادری کا دسونامی کو
تاڑا اوسکے ساتھ لاہور مین چلا گیا پادری موصوف
بازار انارکلی مین رہا کرتا تھا اور نہایت مسکین مزاج
بردبار آدمی تھا اس شریر النفس نے اوسکو غریب آدمی

دیکھکر اوسکے کوٹھی مین اپنا بستر جمایا اور انجیل کی تعلیم
لینے لگا اور اوسکے ساتھ کرجے اور وعظ مین بلا ناغہ
جاتا تھا جب پادری کا وعظ سنا کرتا تو بسوزتا اور
تھندی سانس بھرتا اور سسکی لیتا اور دکھاون کی صورت
بنا کر روتا اور بات بات مین دینداری کا دم بھرا کرتا پادری
کے گھر کا خوب بھید دہو گیا جہان پادری صاحب روپیہ
رکھا کرتے تھے تاڑتا رہا - ایک شب پادری کو غافل
پاکر روشندان کے رستہ رستی ڈالکر نیچے اوترا شعر سے
پہونچا ہے شب کمند لگا کر وہان رقیب ٭ سچ ہے حرامزادہ
کی رسی دراز ہے - روپیہ کا صندوقچہ اوسی رستی مین باندہ
اور آپ بھی اوسکو پکڑ کر روشندان کے رستہ سے نکل گیا صبح
کو پولس نے تلاش کرتے کرتے صندوقچہ توڑا ہوا ایک مکان
مین پایا اوسکی ہرچند جستجو کی کچھ پتا نہ لگا بیچارے پادری کا
سرمایا تمام عمر کا لیکر چلدیا - سیالکوٹ مین پہونچکر گلچہرے
اور رات دن شراب پیتا اور رندی باز کرتا تھا جب
وہ روپیہ ختم ہوگیا تو پھر سیدہی مشن کی راہ لی پادری کے
پاس متلاشی بنکر چلا گیا اور اپنے والد صوبہ دار کے خطوط
دکھلا کر پادری کو یقین کامل اپنی ثروت اور عزت کا
کرا کر اوس سے انجیل کا سبق پڑہنے لگا نماز اور گرجی مین شامل
ہوکر بپتسما لینے کو طیار ہوا - اور مشن احاطہ مین مالدار عیسائیون
کو تلاش کرنے لگا اور سب عیسائیون کو اپنا دوست بنایا
ایک عیسائی گنجا جو مالدار تھا اوسکا نہایت یار غار بن گیا
گنجے کو غافل پاکر اوسکا مال و متاع بغل مین دبا کر اوسکے
خشک حجامت کر گیا گنجے صاحب چکلے مین اوسکی تلاش
کرنے لگے مصرعہ ای دا ز محرومی دیگر ہیچ کا معاملہ پایا

آگے حضرت سلامت میان الہ بخش صاحب قدس سرہ جہلم
مین پہونچے چونکہ اوسوقت جہلم مین کوئی پادری نہ تھا دور
دور سے پادری لوگ آکر وعظ کیا کرتے تھے ہان چھاؤنی
جہلم مین ایک چاپلین پادری جو صاحب لوگون کو گرجا
کرایا تھا وہ موجود تھا - ازانجا کہ خود بدولت تو ہمیشہ
پادریون کا شکار کیا کرتے تھے بقول مشہور ہ سے مفت
رکھا نہ ایک کوڑی دی - مین تو مرشد تھی وہ ولی نکلی -
آپ پادریون کے بھی گورو تھے اور سدا اونکی حجامت کیا کرتے
تھے پادری کو اپنا چیلا بنا کر اوسکا اسباب لیکر چینیت ہوے
پشاور مین جیل بسے اپنے والد صوبہ دار کے پاس چلے گئے
اور مشن پشاور مین پادری کو اپنا مرید بنا کر اوس سے وظیفہ
مقرر کر لیا خاصے متلاشی بنگئے ۱۸۷۳ء مین ہمنے آپکو وہان
دیکھا تھا اس لئے سفارش کیجاتی ہے کہ آپ اس عہدہ کے
لایق نظر آتے ہین فقط مرزا موحد -

بقیہ رسالت اور کرامت

بلکہ اقرار حضرت یہہ نہین کہتے کہ مین تمکو معجزہ دکھا نہین
سکتا حضرت تو یہہ فرماتے ہین کہ تمہاری معاندت اور
مخالفت اس امر کی اجازت نہین دیتی کہ تمکو کوئی معجزہ
دکھایا جاوے تبصرہ مین اس امر کو ہم ثابت کر چکے ہین کہ نبی
یا رسول کو خاص ضرورت کے باعث معجزہ دکھانا چاہیئے
خاص ضرورتون اور مواقع کو آنحضرت نے ہی ملحوظ نہین رکھا
ہر ایک نبی اور رسول اس طریقہ پر چلتے رہے ہین اگر معاند
کی درخواست پر ہی معجزہ کا دکھانا ضروری اور لازمی امر ہے
تو حضرت مسیح علیہ السلام کو بقول عیسائیون کے (جو محض
جھوٹ اور بناوٹ ہے) جب اہل یہود نے صلیب پر لٹکانے